بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

ربوہ

خطبہ نمبر ۲۸

یومیہ۔ پنجشنبہ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۶/۱۱ | ۲۷ احسان ۱۳۳۶ ہش | ۲۷ جون ۱۹۵۷ء | نمبر ۱۵۲

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۶ جون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو گزشتہ کئی روز سے شدید کھانسی کی تکلیف ہے۔ آج بذریعہ فون اطلاع ملی ہے۔ کہ طبیعت زیادہ ناساز ہے احباب حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے خاص توجہ سے دعا فرمائیں۔

— آج صبح تعطیلات موسم گرما کے سلسلہ میں تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ایک الوداعی تقریب منعقد ہوئی جس میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے بھی شمولیت فرمائی۔ اور طلباء کو قیمتی اور زریں نصائح سے نوازا۔

— کل بعد نماز عصر طلباء جامعہ احمدیہ نے مکرم مولوی ظہور حسین صاحب فاضل کے ریٹائر ہونے پر ان کے اعزاز میں دعوت عصرانہ کا اہتمام کیا۔ جس میں متعدد بزرگان سلسلہ نے بھی شمولیت فرمائی۔

— مورخہ ۲۵-۲۶ جون کی درمیانی شب کو اللہ تعالےٰ نے مکرم مسعود احمد خان صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل کو چوتھا بچہ عطا فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو نیک اور خادم دین بنائے۔ لمبی عمر دے۔ اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

آج لنڈن میں دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس شروع ہو رہی ہے

میری رائے میں اس کانفرنس کا کشمیر کے مسئلہ سے کوئی تعلق نہیں۔ (پنڈت نہرو)

لنڈن ۲۶ جون۔ آج لنڈن میں دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس شروع ہو رہی ہے۔ کانفرنس میں شمولیت کے لئے تمام ممالک کے وزرائے اعظم پہنچ چکے ہیں۔ سب سے آخر میں بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو یہاں پہنچے۔ آج تاریخ میں پہلی مرتبہ برطانوی وزیر اعظم کی قیامگاہ ۱۰ ڈاؤننگ سٹریٹ پر دولت مشترکہ کے تمام ممالک کے جھنڈے لہرائے جا رہے ہیں۔ جس میں مغربی افریقہ کا ملک غانا بھی شامل ہے۔ جسے حال ہی میں آزادی ملی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ کانفرنس کے لئے کوئی خاص ایجنڈا تیار نہیں کیا گیا۔ تاہم جن مسائل پر غور کیا جائے گا ان میں یہ امور بھی شامل ہیں۔ مشرق وسطی کی صورت حال۔ تخفیف اسلحہ کا مسئلہ۔ کمیونسٹ ممالک سے تعلقات۔ مشرق بعید کے حالات۔ سٹرلنگ علاقہ کے مسائل۔ کل کا دن وزرائے اعظم نے باہمی غیر رسمی ملاقاتوں میں گزارا۔ چنانچہ پاکستان کے وزیر اعظم جناب سہروردی نے برطانیہ اور کینیڈا کے وزرائے اعظم سے ملاقات کی۔ بعد ازاں آپ نے عراق کے سابق وزیر اعظم جنرل نوری السعید سے بھی طویل ملاقات کی۔ جو بغرض علاج یہاں آئے ہوئے ہیں۔ آج رات آپ اس دعوت میں شریک ہوں گے۔ جو ملکہ الزبتھ کی طرف سے دی جا رہی ہے۔ کل پنڈت نہرو نے لنڈن کے ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں کو بتایا کہ میرے نزدیک دولت مشترکہ کی اس کانفرنس کا کشمیر کے مسئلہ سے کوئی تعلق نہیں۔ آپ نے ایک اور سوال کے جواب میں کہا کہ مجھے کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ کہ میں اس موقعہ پر کشمیر کے متعلق کسی غیر رسمی بات چیت میں شریک ہوں۔

ہیمبرگ (مغربی جرمنی) میں پہلی مسجد کی افتتاحی تقریب غیر معمولی طور پر کامیاب رہی

انگلینڈ۔ ہالینڈ۔ سوئٹزرلینڈ اور سویڈن کے متعدد معززین اخبار نویس۔ پریس فوٹوگرافرز اور ٹیلیویژن رپورٹرز اس تقریب میں شامل ہوئے

ہیمبرگ (مغربی جرمنی) میں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد کے افتتاح کی خبر قارئین ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اس سلسلہ میں آج محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کا ایک برقیہ بھی موصول ہوا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ کانفرنس اللہ تعالےٰ کے فضل سے غیر معمولی طور پر کامیاب رہی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ برقیہ کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

"ہیمبرگ ۲۲ جون۔ ہیمبرگ میں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد کے افتتاح کی تقریب اللہ تعالےٰ کے فضل سے نہایت کامیاب رہی الحمدللہ۔ رسم افتتاح محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے ادا فرمائی۔ بعد ازاں خاکسار نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ جس کا ترجمہ جرمن زبان میں مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب مبلغ جرمنی نے کیا۔ اس تقریب میں جرمنی کے علاوہ۔ انگلینڈ۔ ہالینڈ۔ سوئٹزرلینڈ اور سویڈن کے بہت سے معزز مہمان اخبار نویس۔ پریس فوٹوگرافرز۔ اور ٹیلی ویژن رپورٹرز بھی شامل ہوئے۔

مرزا مبارک احمد"

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ جون ۱۹۵۷ء

جھوٹ

ذیل کا واقعہ ہفت روزہ قندیل مورخہ ۳۰ - ۶ - ۵۷ سے نقل کیا جاتا ہے۔

"گر ہمیں مکتب و ....."

میں لاہور کے ایک دار الخیرات میں امریکی گھی تقسیم کر رہی تھی۔ کہ دو کانپتے ہاتھ گھی کا ڈبہ لینے آگے بڑھے۔ میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو ایک ستر اسی سالہ بڑھیا میرے سامنے کھڑی تھی۔ کیونکہ گھی صرف چھوٹے بچوں والی ماؤں میں ہی تقسیم کرنا تھا۔ اس لئے میں اس سے یہ پوچھے بغیر نہ رہ سکی۔ کیوں بڑی اماں کتنے بچے ہیں تمہارے!

"چار بچے ہیں"

"چھوٹا بچہ کے برس کا ہوگا"

"یہی کوئی چار برس کا؟"

"پوتا ہے یا بیٹا" میں نے حیرت سے پوچھا!

"بیٹا ہے بیٹا بڑی بیگم!"

تمہارا خاوند کیا کام کرتا ہے۔ میں نے ایک اور سوال کر دیا۔

ہائے کیا کہوں بیگم اسے مرے تو دس سال بیت گئے ہیں۔ اس کی گہری جھریاں پہلے ہی اس کے جھوٹ کی قلعی کھول چکی تھیں۔ پھر بھی میں نے اس کے کانپتے ہاتھوں میں ایک گھی کا ڈبہ تھما دیا۔

گھی کی تقسیم کر چکی تو میں نے استانی جی سے جو اس کام میں میری مدد کر رہی تھیں۔ اس واقعہ کا ذکر کیا۔ کہ امریکی گھی نے ہمیں جھوٹ بولنا بھی سکھا دیا ہے"۔ کیوں نہ جھوٹ بولیں۔ اگر انہیں تھوڑا سا جھوٹ بولنے سے کچھ فائدہ حاصل ہو سکتا ہے تو وہ بولی۔

تو پھر آپ بھی کچھ تعلیم بچوں کو بھی دے رہی ہوں گی میں نے کہا۔

فرمانے لگیں میری تو اسی بات سے بھی اس بات پر لڑائی ہوتی ہے وہ کہتی ہیں کہ جھوٹ نہیں بولنا چاہیئے میں کہا کرتی ہوں کہ اگر ایک غریب کو جھوٹ بولنے سے فائدہ ہو تو کیوں نہ وہ جھوٹ بولے

اور میں سوچتی رہی کہ نہ جانے قوم کی کتنی بچیوں کے ذہنوں میں استانی جی اس نئی تعلیم "کے نقش کندہ کر چکی ہیں۔

بیگم بھٹہ
(۲۔ ایس بہادلپور ہاؤس لاہور)
(قندیل لاہور ۳۰ جون ۱۹۵۷ء)

اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے۔ کہ جھوٹ کس طرح ہمارے معاشرہ میں راہ پا گیا ہے۔ ہمارے استاد اور استانیاں جن کا کام بچوں کو اخلاق کی تعلیم دینا اور ان کے کردار کی عمارت کی بنیاد رکھنا ہے۔ جب ایسے خیالات کا اظہار کرنا فخر سمجھتے ہیں۔ تو اندازہ کیا جائے۔ کہ جس قوم کی گھٹی میں یہ چیز ڈالی جا رہی ہے۔ اس کا کیا حشر ہونا ہے۔۔ اسلام نے جھوٹ کی اسی مذمت کی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ اگر کوئی شخص اتنی ہی بات بغیر تحقیقات کے آگے چلاتا ہے۔ جتنی کہ اس نے سنی ہے۔ تو وہ جھوٹ کا مرتکب ہوتا ہے۔ مگر اس حدیث مقدسہ پر عمل تو کیا آج اسلام کے نام لیواؤں کی یہ حالت ہے۔ کہ ایک دوسرے کے خلاف جھوٹ گھڑ کر پھیلایا جاتا ہے۔ اور ذرا شرم نہیں کی جاتی۔

ہمارے معاشرہ کی یہ حالت ہو چکی ہے کہ استاد اور استانیاں جو سرکاری مدارس میں بچوں کی تعلیم و تربیت کرتی ہیں۔ وہ تو خیر مذہب و اسلام کے بڑے بڑے دعویدار دوسرے فرقوں کو زک دینے کے لئے سفید جھوٹ بولنے میں کوئی برائی نہیں سمجھتے۔ بلکہ نئے نئے طریقے جھوٹ بولنے کے ایجاد کرتے ہیں۔ اور جھوٹ اور افترا سے بھولے بھالے عوام کو اشتعال دلا کر فساد اور دنگہ کرواتے ہیں۔ بات کا بتنگڑ بنانا تو ان کے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے۔

ہماری صحافت میں خاص کر مذہبی طبقہ کا تو یہ حال ہے کہ ان کا بہترین اداریہ وہ سمجھا جاتا ہے۔ جو جھوٹ کا پلندہ ہوتا ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ ایسا کرنا نہ صرف ملک و قوم کی بہبودی خیال کیا جاتا ہے۔ بلکہ دین اسلام کی بڑی خدمت سمجھی جاتی ہے۔

دنیوی فوائد کے لئے جیسا کہ اس بڑھیا نے جھوٹ بول کر گھی کا ڈبہ حاصل کرنے کی کوشش کی۔ جھوٹ بولنا تو شاید سمجھ میں آسکتا ہے۔ لیکن جھوٹ سے اسلام کی خدمت کا دعوے ذہنیت کا ایک ایسا لاینحل معمہ ہے کہ کسی انسان کی سمجھ میں نہیں آسکتا مگر یہ حقیقت ہے کہ بڑے بڑے صحافی جو اپنے آپ کو اسلام کا علمبردار سمجھتے ہیں اپنے دفتروں میں بیٹھ کر ایسے ایسے جھوٹ ایجاد کرتے ہیں۔ کہ جن کو سنکر شیطان بھی توبہ تاب کر اٹھتا ہے۔

لطف یہ ہے کہ یہی طبقہ ہے۔ جو یہ دعوے کرتا ہے۔ کہ وہ پاکستان میں اسلامی قانون کو رائج کرنے کے لئے جدوجہد کر رہا ہے۔ اور ان کی زندگی کا یہی مطمح نظر ہے۔ اب غور کرنا چاہیئے کہ جس اسلام کی پشت پناہی سو فیصدی جھوٹ سے کی جاتی ہے۔ وہ اسلام کیا ہے اور اس کے علمبرداروں کے بلند بانگ دعاوی کیا حیثیت رکھتے ہیں۔ جو لوگ یہ دعوے کرتے ہیں کہ وہ دنیا میں حق کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ اور حق کو باطل کے مقابلہ میں کامیاب و غالب کرنا ان کا مقصد ہے۔ اگر وہ ناحق کو اپنا وطیرہ بنالیں تو حق کامیاب ہوگا یا ناحق اور باطل؟ یہ دماغی الجھن ہے جس میں ہمارے بڑے بڑے دانشمند بھی گرفتار ہیں۔ ایک تازہ مثال ہے کہ ساری دنیا جانتی ہے کہ جماعت احمدیہ ایک خالص دینی اور تبلیغی جماعت ہے۔ لیکن چند دنوں سے کچھ لوگ جو جماعت کے ساتھ چل نہیں سکے۔ اور مخالف دینی رجحانات کی وجہ سے جماعت سے علیحدہ ہو گئے ہیں۔ انہوں نے "جھوٹ اور افترا" کی جماعت اور اس کے قابل احترام امام کے خلاف ایک مہم چلائی ہوئی ہے۔ اور بعض اخبارات میں اپنے خطوط اور مضامین چھپوا رہے ہیں۔ جن میں سے اولین مقام "نوائے پاکستان" کو حاصل ہے۔ جو احراریوں کا اخبار ہے۔ جس کے کارندے فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ میں فسادات کے بانی مبانی قرار دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح ایک دو دوسرے اخبارات بھی ان لوگوں کے مضامین وغیرہ شائع کر دیتے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ کیا کبھی ہمارے ان اخبارات کے دل میں یہ خیال بھی پیدا ہوا ہے۔ کہ جو باتیں یہ لوگ چھپوانے کے لئے لاتے یا بھیجتے ہیں ان کی تحقیق کر لی جائے۔ تاکہ رسول کریم کی حدیث

کفٰی بالمرء کذباً ان یحدث ما سمع

کے مواخذہ سے بچا جائے؟ توبہ! الٹا ان افترائی باتوں پر اپنی انشاء پردازی کے محلات تیار کئے جاتے ہیں۔ نامہ نگار ایک جھوٹ بولتا ہے تو بیس جھوٹ خود گھڑ لئے جاتے ہیں۔ تاکہ اپنے تیار کردہ محلات کو اپنی قابلیت کے ہیروں اور جواہرات سے مرصع اور مزین کر کے پیش کیا جائے۔

جب یہ عالم ہے تو محترمہ بیگم بھٹہ کی شکایت نقار خانہ میں طوطی کی آواز کے سوا کیا ہو سکتی ہے؟

دعائے مغفرت

جمعدار چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب نمبردار چک ۹۹ ج ب 6.R صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) ۱۸ جون بروز منگل دار ۳ بجے صبح سول ہسپتال منٹگمری میں وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی نعش بذریعہ ٹرک چک ۹۹ لے جا کر رات ۹ بجے مرحوم کو امانتاً دفن کیا گیا۔ احباب جماعت صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کی اولاد کا حافظ و ناصر ہو۔

عبد الحق ناصر منٹگمری

خطبہ جمعہ

سچا مومن وہ ہے جو خدا کے مقام اور اسکے رسولؐ کے درجہ میں فرق کو ہمیشہ ملحوظ رکھے

جو شخص بھی انکے درجے کو بڑھاتا یا گھٹاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حضور مجرم ہے اور اسلام کو بدنام کرتا ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۱ر جون ۱۹۵۷ء

یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے — خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

قرآن کریم میں ایک لفظ

ربانی کا آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کونوا ربانیین۔ (آل عمران ع ۸) تم ربانی بن کے رہو مختلف صحابہؓ نے مختلف اوقات میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے جو باتیں سنی ہیں۔ ان کے مطابق بعض نے تو یہ کہا ہے کہ ربانی وہ ہیں جو چھوٹے علوم پہلے پڑھاتے ہیں۔ اور بڑے بعد میں۔ اور بعض نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہدایت دی تھی کہ ہر ہر شخص کو اس کے درجہ کے مطابق جگہ دیں اگر ہم ہر شخص کو اس کے درجہ کے مطابق جگہ دیتے ہیں۔ تب تو ہم خدا تعالیٰ کے حضور نیک سمجھے جا سکتے ہیں ورنہ نہیں۔

جہاں تک مجھے یاد ہے

الفاظ یہ ہیں کہ امرنا ان ننزل الناس علیٰ منازلھم یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا تھا کہ ہر شخص کا درجہ اور مقام ہے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم اس کے ساتھ سلوک کریں۔ ان الفاظ میں درحقیقت اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ سچا مومن وہ ہے۔ جو خدا کو خدا کا۔ رسول کو رسول کا اور صحابیؓ کو صحابیؓ کا مقام دیتا ہے۔ بعض لوگ جو اس حقیقت کو مدنظر نہیں رکھتے مبالغہ سے کام لیتے ہوئے رسول کو خدا کا مقام دے دیتے ہیں جس سے خدا تعالیٰ کی ہتک ہوتی ہے اور بعض دفعہ

رسولؐ کی شان

ہم ایسے الفاظ استعمال کرنے لگ جاتے ہیں جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے لئے جائز نہیں سمجھتے تھے۔ مثلاً رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو لوگوں سے کہہ دے کہ ھل کنت الا بشراً رسولا۔ (بنی اسرائیل ع ۱۰) میں تو صرف ایک بشر رسول ہوں۔ مگر مسلمانوں میں سے بعض ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ آپ بشر نہیں تھے بلکہ آپ کو بشر کہنا حرام ہے۔ اور جو شخص آپ کو بشر کہتا ہے وہ گناہ کا ارتکاب کرتا ہے۔ گویا انہوں نے رسول کو خدا کا مقام دیا ہے۔ حالانکہ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت فرمایا تھا کہ خدا یہود پر لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو عبادت گاہ بنا لیا ہے۔ اور انہیں خدائی کا درجہ دے دیا ہے۔ یہ تو آپ کا فتویٰ ہے۔ جو آپ نے یہود کے متعلق دیا۔ مگر مسلمانوں نے یہ فتوےٰ دے دیا کہ آپ کو بشر کہنا بھی ناجائز ہے۔ حالانکہ

اصل نیکی یہ تھی

کہ خدا کو خدا کا۔ رسول کو رسول کا اور صحابی کو صحابی کا درجہ دیا جاتا۔ جو شخص ایسا نہیں کرتا اور درجے گھٹاتا بڑھاتا رہتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے حضور مجرم ہو جاتا ہے اور ایسا آدمی کبھی عزت نہیں پاتا۔ نہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں اور نہ رسول کی نظر میں۔ کیونکہ وہ رسول کو خدا کے مقابلہ میں لا کر کھڑا کر دیتا ہے۔ مثلاً

مسیح ناصریؑ کی امت نے

حضرت مسیح ناصریؑ کو خدا کا درجہ دے دیا ہے۔ مگر قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قیامت کے دن جب حضرت مسیحؑ سے اس بارہ میں پوچھا جائے گا۔ تو وہ کہیں گے کہ خدایا میں نے تو کبھی ایسی بات نہیں کہی تھی۔ انہوں نے جو کچھ کیا ہے میرے مرنے کے بعد کیا ہے۔ اب آپ کا اختیار ہے کہ چاہیں تو انہیں معاف کر دیں۔ اور چاہیں تو سزا دے دیں۔ گویا جس کو انہوں نے خدا کا بیٹا بنا رکھا ہے۔ بجائے اس کے کہ وہ اپنی امت کے اس فعل پر فخر کرتا وہ خدا سے یہی کہے گا کہ خدایا اس میں میرا کوئی قصور نہیں۔ انہوں نے جو کچھ کیا ہے میرے مرنے کے بعد کیا ہے۔ اب تیرا اختیار ہے کہ تو ان سے جو چاہے سلوک کرے۔ یہ تیرے بندے ہیں۔ تو چاہے تو انہیں معاف کر دے اور چاہے تو سزا دے دے۔ مگر مسلمانوں نے اس سے بھی بڑھ کر کمال کر دیا

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ

کی ایک بہن ایک پیر صاحب کی مرید تھیں وہ قادیان میں آئیں اور انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کر لی۔ جب واپس گئیں۔ تو ان کے پیر صاحب کہنے لگے کہ تجھے کیا ہو گیا کہ تو نے مرزا صاحب کی بیعت کر لی ہے معلوم ہوتا ہے۔ نورالدینؓ نے تجھ پر جادو کر دیا ہے۔ وہ آئیں تو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے انہوں نے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا۔ اگر پھر کبھی پیر صاحب سے ملنے کا اتفاق ہو۔ تو انہیں کہنا کہ آپ کے عمل آپ کے ساتھ ہیں اور

میرے عمل میرے ساتھ ہیں

میں نے تو مرزا صاحب کو اسلئے مانا ہے کہ اگر آپ کو نہ مانا تو قیامت کے دن مجھے جوتیاں پڑیں گی۔ آپ بتائیں کہ آپ اس دن کیا کریں گے۔ جب وہ واپس گئیں تو انہوں نے پیر صاحب سے جا کر یہی بات کہہ دی وہ کہنے لگا یہ نورالدینؓ کی شرارت معلوم ہوتی ہے۔ اسی نے تجھے یہ بات سمجھا کر میرے پاس بھیجا ہے مگر تمہیں اس بارہ میں کسی گھبراہٹ کی ضرورت نہیں۔ جب قیامت کا دن آئے گا اور پلصراط پر سب لوگ اکٹھے ہوں گے۔ تو تمہارے گناہ میں خود اٹھا لوں گا۔ اور تم دگڑ دگڑ کرتے ہوئے جنت میں چلے جانا۔ انہوں نے کہا۔ پیر صاحب ہم تو جنت میں چلے گئے۔ پھر آپ کا کیا بنے گا۔ وہ کہنے لگے جب فرشتے میرے پاس آئیں گے تو میں انہیں لال لال آنکھیں نکال کر کہوں گا کہ کیا ہمارے نانا امام حسینؓ کی شہادت کافی نہیں تھی کہ آج قیامت کے دن ہمیں بھی ستایا جاتا ہے۔ بس یہ سنتے ہی فرشتے دوڑ جائیں گے اور ہم دگڑ دگڑ کرتے ہوئے

جنت میں داخل ہو جائیں گے

غرض عیسائی جس کو خدا قرار دیتے ہیں۔ وہ تو کہتا ہے کہ خدایا یہ تیرے بندے ہیں۔ آپ چاہیں تو انہیں سزا دے دیں

اور چاہیں تو معاف کر دیں مگر مسلمان کہتے ہیں کہ ہم فرشتوں کو لال لال آنکھیں دکھائیں گے جس سے وہ ڈر کر بھاگ جائیں گے اور ہم دگڑ دگڑ کرتے ہوئے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ غرض مسلمان اس معاملہ میں عیسائیوں سے بھی آگے نکل گئے الاماشاءاللہ۔ وہ بزرگ جنہوں نے خدا تعالیٰ کی توحید کی اشاعت کے لئے رات دن کوششیں کیں اور

اسلام کا جھنڈا بلند رکھا

میں ان کا ذکر نہیں کر رہا۔ جیسے حضرت ولی اللہ شاہ صاحب دہلوی ہیں یا حضرت احمد صاحب سرہندی ہیں یا حضرت سید احمد صاحب بریلوی ہیں یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے توحید کی خاطر اپنی جانیں قربان کر دیں۔ میں صرف ان بدبختوں کا ذکر کر رہا ہوں جنہوں نے دین کو ہنسی بنا دیا اور اسلام کی طرف ایسی باتیں منسوب کر دیں جو اسے بدنام کرنے والی ہیں

ایک قصہ مشہور ہے

کہ معراج کی رات اللہ تعالیٰ نے جبریل کو بھیجا کہ جاؤ اور محمد رسول اللہ کو لے آؤ۔ وہ آپ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ خدا نے آپ کو یاد فرمایا ہے۔ جب آپ چل پڑے تو راستہ میں کوہ قاف آگیا۔ گویا کوہ قاف آسمان کے رستہ میں آتا ہے۔ اب جبریل کو رستہ نظر نہ آئے کہ کدھر جانا ہے کبھی دائیں جائیں کبھی بائیں جائیں کبھی اوھر جائیں کبھی ادھر جائیں مگر کچھ پتہ نہ چلے کہ رستہ کون سا ہے۔ ادھر آسمان سے خدا تعالیٰ نے آوازیں دینی شروع کر دیں کہ جبریل! انہیں لاتے کیوں نہیں۔ آخر گھبرا کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جلدی رستہ تلاش کرو۔ جبریل نے کہا کہ تو رہا ہوں مگر کچھ پتہ نہیں چلتا۔ آخر چلتے چلتے کچھ بھنگی چرسی فقیر نظر آئے جو حضرت علیؓ اور امام حسینؓ کے ماننے والے تھے۔ جبریل ان کے پاس پہنچے اور کہا کہ ہمیں تو کوئی رستہ نظر نہیں آتا آپ ہی بتائیں کہ اب

ہم آسمان پر کس طرح جائیں

وہ کہنے لگے کہ آرام سے بیٹھ جاؤ پہلے ہم بھنگ گھوٹ لیں پھر تمہیں بتائیں گے چنانچہ انہوں نے بڑے اطمینان سے بھنگ گھوٹنی شروع کر دی۔ وہ پھر گھبرائے اور کہا کہ جلدی بتائیں بہت دیر ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا آرام سے بیٹھو ابھی ہم بھنگ گھوٹ رہے ہیں۔ جب بھنگ گھوٹے چکے تو انہوں نے بھنگ کے نخدہ کا ایک گولہ سا بنایا اور "یا مولا علی" کہہ کر زور سے کوہ قاف پر مارا۔ اس گولے کا لگنا تھا کہ پہاڑ پھٹ گیا اور رستہ بن گیا۔ جبریل نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑا اور دوڑتے ہوئے خدا کے پاس پہنچے۔ اللہ تعالیٰ عرش پر بیٹھا ہوا تھا اس نے آپ سے باتیں کیں۔ جب باتیں ہو چکیں تو

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے کہا کہ الٰہی آپ نے جو اتنی تکلیف فرمائی ہے تو اب ذرا اپنا دیدار بھی کرا دیں۔ اللہ تعالیٰ نے پردہ ہٹایا تو وہ کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت علیؓ بیٹھے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ الٰہی یہ دیدار تو زمین پر روزانہ ہو جاتا ہے یہاں بلانے کی آپ نے کیوں تکلیف فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے کہا "اس میں بھی رمز تھی" گویا نعوذ باللہ حضرت علیؓ خدا تھے اور معراج پر جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم گئے تو اس میں بھی ایک رمز تھی یہ آجکل کے

مسلمانوں کی کیفیت ہے

مگر وہ متقی اور پرہیزگار جو امت محمدیہ میں لاکھوں لاکھ گذرے ہیں انہوں نے کبھی ایسا نہیں کہا۔ میں صرف ان بھنگیوں اور چرسیوں کا ذکر کر رہا ہوں جن کا کام لوگوں سے بھیک مانگنا ہوتا ہے اور جو رات دن نشہ میں مدہوش رہتے ہیں اور اسلام کی طرف ایسی باتیں منسوب کرتے ہیں جو اسے دشمنوں کا نشانہ بنانے والی ہوتی ہیں۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے عمر بھر میں صرف ایک دفعہ ایک بھنگی فقیر سے شکست کھانی پڑی وہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا "دلا کچھ دستگیر دے نام دا" میں اس وقت جوان تھا اور نیا نیا پڑھ کر نکلا تھا۔ میں نے کہا میں دستگیر کے نام پر کچھ نہیں دے سکتا۔ وہ بڑا ہوشیار تھا کہنے لگا "ہے کوئی خدا دے سوا دستگیر" یعنی کیا خدا کے سوا کوئی اور بھی دستگیر ہے اس پر مجھے خاموش ہونا پڑا۔ پس جاہل فقیروں نے اسلام کو بدنام کرنے کے لئے عجیب و غریب باتیں بنا رکھی ہیں مگر جو حقیقی موحد تھے انہوں نے اپنی جانیں دے دیں قید و بند کی مصیبتیں برداشت کیں۔ دشمنوں سے ماریں کھائیں۔ مگر اپنے عقائد میں انہوں نے تبدیلی نہیں آنے دی۔ مثلاً خلق قرآن کے مسئلہ پر بحث ہوئی تو امام احمد بن حنبلؒ نے مار کھا کر اپنے ہاتھ تڑوا لیے مگر بادشاہ سے دبے نہیں وہ یہی کہتے رہے کہ قرآن مخلوق نہیں مقول ہے یعنی یہ خدا تعالیٰ کا قول ہے کوئی ایسی چیز نہیں جو پیدا کی گئی ہو۔ ایسا ہی کئی اور بزرگوں نے لوگوں سے ماریں کھائیں جیل خانے دیکھے مگر پروا نہیں کی۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کی روشنی سے آج

ساری دنیا منور ہو رہی ہے

یہ لوگ گو بعد میں آئے مگر درحقیقت یہ بھی صحابی ہی ہیں اور ان پر وہ حدیث صادق آتی ہے جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم کہ میرے سب صحابہ ستاروں کی مانند ہیں تم ان میں سے جس کے پیچھے بھی چلو گے ہدایت پا جاؤ گے یہ لوگ بھی گو بعد میں آئے۔ مگر اپنے قرب اور محبت کی وجہ سے صحابہؓ کے مقام کو پہنچ گئے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کی بنا پر ستارے بن گئے۔ جن سے ایک دنیا راہنمائی حاصل کر رہی ہے۔ ان لوگوں کی برکتوں اور رحمتوں سے جو لوگوں کو فیض پہنچا ہے۔ اس کے مقابلہ میں عوام کی کفر اور الحاد کی باتیں بالکل حقیر ہو جاتی ہیں۔ اور

یہی وجہ ہے

کہ کفر اور الحاد کے باوجود جو حقیقی موحد تھے۔ ان کی برکت سے خدا تعالیٰ کی باتیں دنیا میں قائم ہوتی رہتی ہیں۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت بڑھتی رہتی ہے۔ ملحد فقیر اپنے اعمال کے متعلق آپ جوابدہ ہیں اور وہ لوگ جنہوں نے خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے اپنی جانیں دے دیں۔ قیامت کے دن بڑے بڑے درجے حاصل کریں گے۔

ضروری اطلاع

از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی

احباب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے شفا دی۔ میری صحت الحمد للہ اب بہت اچھی ہے۔ میں خطوط کے جواب نہیں دے سکا اسلئے جو احباب میری مرض کے متعلق دریافت کرتے ہیں۔ ان کا شکر گذار ہوں۔ جواب نہ دے سکوں گا۔ یہ اطلاع کافی ہے۔ دعاؤں کا سلسلہ بند نہ کریں بلکہ جاری رکھیں

[illegible]

مشرقی پاکستان کے احباب کے لئے ضروری اعلان

رسالہ "خلافت حقہ اسلامیہ" اور رسالہ "نظام آسمانی کی مخالفت اور اس کا پس منظر" کا جو امتحان ۱۲ر جولائی کو ہو رہا ہے۔ اس کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجازت فرمائی ہے۔ کہ مشرقی پاکستان کے وہ احباب جو اردو اور انگریزی زبان میں جواب نہیں لکھ سکتے وہ بنگالی زبان میں بے شک لکھ دیں۔ جملہ احباب کی آگاہی کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے

(خاکسار ابو العطاء جالندھری ربوہ)

اہل ربوہ کے لئے ضروری اعلان

رسالہ "خلافت حقہ اسلامیہ" اور رسالہ نظام آسمانی کی مخالفت اور اس کا پس منظر" کا جو امتحان ۱۲ر جولائی کو ہو رہا ہے۔ اس کا سنٹر مردوں کے لئے مسجد مبارک مقرر ہوا ہے۔ جملہ احباب ربوہ کی آگاہی کے لئے یہ اعلان شائع کیا جاتا ہے۔

(خاکسار ابو العطاء جالندھری ربوہ)

ٹھیکیدار حبیب اللہ صاحب کہاں ہیں؟ نظارت ہذا کو ایک ضروری کام کے سلسلہ میں ٹھیکیدار حبیب اللہ خان کے ایڈریس کی ضرورت ہے اگر کسی دوست کو علم ہو تو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔ ٹھیکیدار صاحب موصوف مختلف جگہوں میں ٹھیکے کا کام کرتے ہیں۔ (ناظر امور عامہ)

اعلان

تحریک خاص

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس مشاورت ۱۹۵۴ء کے موقعہ پر چندہ تحریک خاص" کا اجراء فرمایا تھا کہ یہ چندہ لازمی ہوگا۔

"پہلے اسے تین سال کے لئے جاری کیا جائے۔ اگر تین سال کے بعد ضرورت نہ رہے تو اسے بند کر دیا جائے۔ اور اگر ضرورت ہے تو اسے ایک دو سال کے لئے اور بڑھا دیا جائے۔"

تیسرے سال کے شروع میں اس چندہ کی شرح نصف کر دی گئی تھی یعنی موصی صاحبان سے ان کی آمد پر دو پیسے فی روپیہ کی بجائے ایک پیسہ فی روپیہ اور دوسرے احباب سے ان کی آمد پر ایک پیسہ فی روپیہ کی بجائے نصف پیسہ فی روپیہ۔ چونکہ سال ۵۷-۱۹۵۶ء میں غیر معمولی حالات پیدا ہو گئے تھے اس لئے صدر انجمن احمدیہ کے اخراجات بہت بڑھ گئے۔ لہٰذا مجلس مشاورت منعقدہ مارچ ۱۹۵۷ء کے مشورہ کے مطابق فیصلہ کیا گیا ہے کہ چندہ تحریک خاص کو موجودہ شرح کے مطابق سال ۵۸-۱۹۵۷ء کے لئے بھی جاری رکھا جائے۔

سب احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ حسب سابق یہ چندہ ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

نظارت بیت المال

تقرر امراء صاحبان

مندرجہ ذیل احباب کو تا ۳۰ اپریل ۱۹۵۹ء منظوری دی گئی ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

(۱) ڈاکٹر شیخ احمد دین صاحب۔ امیر جماعت کنری۔

(۲) حاجی فیض الحق خانصاحب امیر جماعت کوئٹہ (مکرم حاجی فیض الحق خانصاحب کو میاں بشیر احمد صاحب سابق امیر جماعت کوئٹہ کے تبادلہ کی وجہ سے منظوری دی گئی ہے)

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ

تربیتی کلاس

امسال مجلس شوریٰ کی سفارشات پر تربیتی کلاس کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ آئندہ اجتماع کے بعد پہلے اسے جاری کیا جائے اور مختلف جگہوں پر یہ کلاسز جاری کی جائیں۔ پھر ان طلباء میں سے جن کی تعلیم اعلیٰ ہو اسے انتخاب کر کے مرکز میں بلوایا جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے اس ارشاد کی تعمیل میں تمام اضلاع اور ڈویژنوں کے قائدین کو چٹھیاں بھی لکھی گئی ہیں۔ انسپکٹر صاحبان مرکزیہ کو بھی مجالس کی توجہ اس طرف مبذول کرانے کے لئے کہا گیا ہے۔ لیکن ابھی تک بہت کم مجالس نے اس طرف توجہ کی ہے۔ تمام قائدین اضلاع اور ڈویژنز اس طرف توجہ فرمائیں۔ اور اپنے ضلع اور علاقہ میں کلاسز کی تاریخیں مقرر کر کے مرکز کو اطلاع دیں تا مرکز کی طرف سے انہیں استاد بھجوائے جاسکیں اور بروقت علاقہ کی تربیتی کلاس میں سے مناسب خدام کا مرکزی تربیتی کلاس کے لئے انتخاب ہو سکے۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

مرسلہ چندہ کی تفصیل بھیجی جائے

بعض جماعتوں کی طرف سے چندہ جات کی رقوم بھیجتے وقت اس کی تفصیل ساتھ نہیں بھیجی جاتی کہ فلاں صاحب کی طرف سے اتنی رقم فلاں فلاں مدمیں شمار کی جائے سیکرٹریان مال مہربانی کر کے اس بات کو ہمیشہ مدنظر رکھا کریں کہ مرسلہ چندہ کی نام بنام تفصیل ارسال کیا کریں۔

ناظر بیت المال ربوہ

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

حضرت پروفیسر علی احمد صاحب مرحوم

(از محترم ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب)

ہمارے مکرم محترم حضرت مولوی پروفیسر علی احمد صاحب بھاگلپوری اس جہان فانی سے گذر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

ان کی وفات گو لمبی عمر میں ہوئی ہے۔ لیکن ان جیسا متقی وجود اگر کچھ اور قائم رہتا تو بہتوں کی بھلائی کا موجب ہوتا۔ آپ کی منکسرانہ روش ایک اعلیٰ درجہ انسانیت کا ظاہر کرنے والی تھی باوجود ضعیف العمری کے نماز باجماعت ادا کرنا ایک عمدہ نمونہ تھا۔ محبت کے جذبہ کے ساتھ مصافحہ کرنا آپ کا عام طریق تھا۔ گویا دعا دے بھی رہے ہیں اور دعا لے بھی رہے ہیں ان کے چہرہ کا تبسم روح افزا تھا۔ ان کا چھوٹوں اور بڑوں سے طرز تخاطب خلق کی عمدہ مثال تھی آپ کا صبر و سکون سبق آموز تھا۔

آپ ہم سے رخصت ہو گئے اور ان برکات سے جو آپ کے وجود سے وابستہ تھیں ہم محروم ہو گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

تین امتحانات سینٹرل سپیریر سروسز

حسب اعلان فیڈرل پبلک سروس کمشن آئندہ بجائے ایک مخلوط امتحان کے سینٹرل سپیریر سروسز کے تین امتحانات ہوا کریں گے (۱) سول سروس آف پاکستان اور پاکستان فارن سروس (۲) پاکستان ریونیو اینڈ اکاؤنٹس سروسز دی پوسٹل دی ٹرانسپورٹیشن ٹریفک اینڈ کمرشل ڈیپارٹمنٹ (۳) پبلک سروس آف پاکستان (پاکستان ٹائمز ۱۹/۶) نظارت تعلیم

اعلانات نکاح

(۱) بتاریخ ۱۵ جون ۱۹۵۷ء ڈاکٹر محمد صدیق صاحب جنجوعہ M.D.B.S. ابن عبدالجبار صاحب کا نکاح مبلغ پچیس ۲۵ ہزار روپیہ مہر پر رفیقہ صاحبہ بی۔اے بنت شیخ اشتیاق علی صاحب مرحوم انجینئر دہلی کے ساتھ مولوی برکت اللہ محمود صاحب مربی سلسلہ احمدیہ مقیم حیدر آباد نے پڑھا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین (مینجر الفضل)

(۲) میری ہمشیرہ عزیزہ امۃ القدیر بنت شیخ محمد یعقوب صاحب کراچی کا نکاح ہمراہ عزیزم شیخ عبدالرشید ابن جناب شیخ عبدالرحمن صاحب ساکنہ بوریوالہ منڈی بعوض مبلغ دو ہزار روپے مہر مولانا عبدالمالک خانصاحب مربی سلسلہ احمدیہ کراچی نے مؤرخہ ۱۰ اپریل ۱۹۵۷ء احمدیہ ہال میں پڑھا۔ احباب اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (شیخ بشیر احمد کراچی ۳)

(۳) مؤرخہ ۷ جون بروز جمعۃ المبارک بعد نماز جمعہ مسجد دارالذکر لاہور میں خاکسار نے عزیزم چوہدری غلام احمد صاحب ابن چوہدری عمرالدین صاحب کا نکاح ہمراہ مسماۃ عزیزہ طاہرہ بیگم۔ بنت چوہدری مظفر علی صاحب سیکشن آفیسر سول سیکرٹریٹ لاہور بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے موجب برکات بنائے۔ آمین

(سید بہادل شاہ صدر حلقہ سول لائنز جماعت احمدیہ لاہور)

۴:- عزیزہ ناصرہ پروین بنت قاضی محمد عبد اللہ صاحب۔ مالک کارخانہ سیونگ مشین محمد نگر لاہور کا نکاح قاضی تمیم احمد صاحب ابن قاضی محمد صادق صاحب فلیمنگ روڈ لاہور سے اور عزیزہ ثریا جبین کا نکاح قاضی سعید احمدؐ ابن قاضی محمد منیر صاحب کورووال ضلع سیالکوٹ سے مورخہ ۹/۶/۵۶ مکرم محترم قاضی محمد نذیر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے محمد نگر لاہور میں پڑھایا۔ اور مختصر اور لطیف خطبہ ارشاد فرمایا۔ نکاح کی تقریب پر بہت سے غیر احمدی معززین کے علاوہ مقامی جماعت کے بزرگوں میں سے مکرم و محترم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈوکیٹ مکرم محترم ڈاکٹر محمد عبد الحق صاحب۔ نائب امیر جماعت لاہور مکرم محمود احمد صاحب ایڈوکیٹ لائلپور کے علاوہ دوسرے بزرگان نے شرکت کی اور دعا فرمائی۔ اور تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ بزرگان سلسلہ احمدیہ سے درخواست ہے۔ کہ وہ دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان ہر دو نکاح کو جانبین کے لئے مثمر ثمرات حسنہ کا موجب بنائے۔ آمین

(قاضی عزیز احمدؐ کارکن نظارت تعلیم ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری والدہ محترمہ بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین خاکسار:- مرزا سعید احمدؐ

۲۔ مبارک احمد ولد ڈاکٹر مطلوب خاں صاحب مرحوم ایک پریشانی میں مبتلا ہیں احباب کرام اور درویشان قادیان دعا فرماویں۔ کہ اللہ کریم انکو اس سے نجات دے

مرزا اسلام اللہ سابق قادیان حال چنیوٹ

۳۔ خاکسار کے بڑے بھائی ایم محمد رفیع صاحب میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب انکی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ نیز میں چند ایک پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔ احباب دعا فرمائیں (ایم۔ ایم لطیف ملک لاہور)

۴۔ چوہدری محمود احمد صاحب۔ وتیس نے امسال ایف۔ ایس سی میڈیکل کا امتحان دے رکھا ہے۔ ان کی اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ چوہدری حمید ربوہ

۵۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ عزیزم عبد القیوم کو کمیشن کے انٹرویو میں خاص کامیابی عطا فرمائے۔ اور عزیزم رشید کو اُس کے بالائی رینک میں ترقی عطا فرمائے۔ اور ان کے برادر عزیزم میاں عبد الحق صاحب مبلغ انڈونیشیا کو شاندار کامرانیوں سے نوازے۔ خاکسار ظفر اسلام ربوہ

۶۔ مکرم مولانا چراغدین صاحب۔ مربی پشاور کی طبیعت چند روز سے علیل ہے۔ احباب مولانا موصوف کی شفاء کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کریں۔ محمد طفیل خاں مینیجر پشاور

اوقات روانگی دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ سرگودھا

نمبر سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	چوتھی سروس	پانچویں سروس	چھٹی سروس	ساتویں سروس	آٹھویں سروس	نویں سروس	دسویں سروس
از سرگودھا برائے لاہور	۳½	۴½	۵½	۶½	۷½	۸¾	۱۰	۱۱½	۱۳	۱۴½
از لاہور برائے سرگودھا	۳½	۵	۶½	۸	۸½	۱۰½	۱۲	۱۳½	۱۵	۱۶
از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	۵¾	۱۰½	۱۵¼	نوٹ:- لاہور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے۔ (جنرل مینیجر)						
از سرگودھا برائے لاہور	۵¾	۱۰½	۱۵¼							

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر صاحب کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۴۶۰۶ میں سردار بیگم زوجہ عبد الرحمٰن قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۵ء ساکن چک ۲۹۵ گ۔ب بیریانوالہ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان۔

بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میرا مہر مبلغ ۳۲/۴ بذمہ خاوند ہے میں اس مہر کے ⅕ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اس کے علاوہ میری جائداد اور کوئی نہیں البتہ برتن وغیرہ مالیتی ۵۰/- ہیں۔ اس کی ⅕ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔

اس کے علاوہ میں اگر میں اپنی محنت سے کچھ پیدا کروں تو اقرار کرتی ہوں۔ اُس کا ⅕ حصہ صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتی رہونگی۔ اسکے علاوہ میرے ترکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی

العبد۔ نشان انگوٹھا سردار بیگم۔

گواہ شد۔ عبد اللطیف خاں کارکن دفتر۔ پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ

گواہ شد۔ ضیاء الحق سیکرٹری مال چک ۲۹۵ گ۔ب ضلع لائلپور۔

وصیت نمبر ۱۴۶۰۳ میں سید نذیر احمد ولد سید بہار شاہ قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۹½ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۲۶۸ H.R ڈاکخانہ فورٹ لباس ضلع بہاولنگر صوبہ مغربی پاکستان

بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ اپریل ۱۹۵۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری غیر منقولہ جائداد اسوقت کوئی نہیں۔ کیونکہ میرے والدین حیات ہیں میری آمد بذریعہ ملازمت مبلغ ایک سو چودہ روپے ماہوار ہے۔ جس کے میں ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ جو کہ میں ماہ بماہ ادا کرتا رہونگا۔ اور اس میں کمی بیشی کی اطلاع دفتر مجلس کارپرداز کو کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے بعد جو بھی میری جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ اُس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرے تمام ترکہ کے ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:- سارجنٹ سید نذیر احمدؐ۔

گواہ شد:- سید بشارت احمد امیر جماعت احمدیہ کوہاٹ۔

گواہ شد:- بشیر احمد سیال سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کوہاٹ

وصیت نمبر ۱۴۶۰۲ میں فرخ نسیم بلاس زوجہ سید بشارت احمد قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن ۸ میکلیگن روڈ دی مال لاہور ڈاکخانہ لاہور

سال

کوہاٹ چھاؤنی ضلع کوہاٹ ڈیرہ اسمٰعیل خاں ڈویژن صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/اپریل ۱۹۵۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر ڈیڑھ ہزار روپیہ جو بذمہ خاوند ہے۔ زیور طلائی ۵ تولے جن کی قیمت تقریباً ۵۰۰/- روپے ہے دس روپے ماہوار مجھے خاوند کی طرف سے بطور جیب خرچ ملتا ہے۔ ان سب کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد جسقدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ⅒ حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:- فرخ نسیم بلاس۔

گواہ شد:- بشیر احمد سیال سیکرٹری مال و وصایا جماعت احمدیہ کوہاٹ۔

گواہ شد:- سید بشارت احمد خاوند موصیہ

وصیت نمبر ۱۴۵۰۴ میں عبد الرشید اجنالوی ولد شیخ علی محمدؐ صاحب قوم شیخ پیشہ طبابت عمر ۴۱/۴۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۹ء ساکن ۲۶ سید مٹھا بازار ڈاکخانہ لاہور۔ ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان۔

بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۱۱/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت دس مرلہ زمین مکان پختہ واقعہ دار الرحمت ربوہ میں ہے۔ میں اس کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ نیز اس کے علاوہ میری آمد بذریعہ طبابت مبلغ قریب ۸۰/- روپے ماہوار ہوتی ہے۔ تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ⅒ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہونگا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

العبد:- حکیم عبد الرشید اجنالوی

گواہ شد:- ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ

گواہ شد:- فتح محمدؐ دھرم سالوی قلعہ لچھمن سنگھ لاہور

نہری پانی کا معاملہ پاکستان کیلئے زندگی اور موت کا مسئلہ ہے

لنڈن میں وزیر اعظم پاکستان سہروردی کا اعلان

لنڈن ۲۶ جون۔ پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر حسین شہید سہروردی نے پاکستان سوسائٹی کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ نہری پانی کا جھگڑا اتنا اہم ہے کہ پاکستان اسے زندگی اور موت کا مسئلہ سمجھتا ہے۔ اس لئے یہ سوال دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس میں ضرور پیش کیا جائے گا۔ آپ نے اعلان کیا کہ اس کا مطلب ہرگز نہیں کہ کشمیر کے مسئلے کی اہمیت کم ہوگئی ہے۔ ہم کشمیر میں بھی انصاف حاصل کر کے رہیں گے۔

وزیر اعظم سہروردی نے نہری پانی کے تنازعہ پر اظہار خیال کرتے ہوئے برطانیہ اور دولت مشترکہ کے رکن دوسرے ممالک کو شدید انتباہ کیا کہ اگر اس معاملہ میں پاکستان سے انصاف نہ کیا گیا تو صورت حال اتنی خطرناک ہوگی کہ کہیں تنگ آکر ہم کوئی دوسرا اقدام اٹھانے پر مجبور نہ ہو جائیں۔ مسٹر سہروردی نے برطانیہ اور دوسرے ممالک سے جو دولت مشترکہ کے رکن ہیں سیدھا سوال کیا کہ کیا آپ لوگ اس طرف توجہ دیں گے کہ پاکستان کے ساتھ کوئی بے انصافی نہ ہونے پائے۔

مزارعین کے لئے مالکانہ حقوق

لاہور ۲۶ جون۔ سرکاری اطلاع کے مطابق حکومت مغربی پاکستان نے سابق پنجاب کے مزارعوں کے لئے اراضی کے مالکانہ حقوق حاصل کرنے کی خاطر ان اراضی کا معاوضہ ادا کرنے کی آخری تاریخ ۳۱ دسمبر ۵۷ء تک بڑھا دی ہے۔ اس سے پہلے معاوضے داخل کرنے کی آخری تاریخ ۱۵ مارچ تھی۔ تاریخ میں توسیع کا مقصد یہ ہے کہ جو مزارعین پہلے معاوضہ داخل کر کے مالکانہ حقوق حاصل نہیں کر سکے وہ اب کر لیں۔

ڈسٹرکٹ بورڈ گوجرانوالہ توڑ دیا گیا

لاہور ۲۶ جون۔ حکومت مغربی پاکستان نے ڈسٹرکٹ بورڈ گوجرانوالہ کو توڑنے کا حکم دے دیا۔ صوبائی حکومت نے مقامی ڈپٹی کمشنر کو ہدایت کی ہے کہ وہ بورڈ کی تشکیل نو تک ڈسٹرکٹ بورڈ کے اختیارات اور فرائض خود سنبھال لیں۔ ڈسٹرکٹ بورڈ کو توڑنے کی کارروائی مغربی پاکستان ہائیکورٹ کے ایک حالیہ فیصلے اور مقامی حکام کی سفارش کے پیش نظر عمل میں آئی ہے۔ مقامی حکام نے کہا تھا کہ ڈسٹرکٹ بورڈ اپنے فرائض انجام دینے میں ناکام رہا ہے۔

عالمی بینک کی تجاویز اور پاکستان

کراچی ۲۶ جون۔ سرکاری ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ عالمی بینک نے نہری پانی کا تنازعہ سلجھانے کے لئے نئی تجاویز پیش کی ہیں۔ ان کے سلسلے میں بینک کو حکومت پاکستان کا قطعی جواب وزیر اعظم اور وزیر خزانہ کی واپسی پر بھیجا جائے گا۔ عالمی بینک کے نائب صدر مسٹر الیف پاکستان کے اعلیٰ افسروں سے بات چیت کے بعد آج رات واشنگٹن روانہ ہونے والے تھے۔

روس کے جنگی جہاز نہر سویز سے گذرے

قاہرہ ۲۶ جون۔ روس کے دو تباہ کن جہاز کل پورٹ سعید پہنچے تھے وہ آج نہر سویز سے گذر کر بحرۂ احمر میں داخل ہوئے۔ روسی ملاحوں نے گودی مزدوروں میں فاؤنٹین پن اور بعض دوسری اشیاء تقسیم کیں۔

مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر کا ایک خط

الفضل مورخہ ۲۶ر جون میں مکرم امام صاحب مسجد فضل لنڈن کی ایک رپورٹ شائع ہو چکی ہے۔ اسی سلسلے میں مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر ابن حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ کی طرف سے مندرجہ ذیل خط سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں موصول ہوا ہے۔

لنڈن ۱۵/۶/۵۷ بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیدی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے حضور کے نام حامد صاحب کے خط کی نقل دو استفسارات کے ساتھ ملی ہے۔ حسب ارشاد ان کے متعلق عرض ہے۔

۱۔ خط میں جن لڑکوں کے ناچنے کا ذکر ہے وہ چار غیر احمدی لڑکے ہیں۔ ان کو عید کے روز نماز کے بعد سید صفی اللہ شاہ ابن سید ولی اللہ شاہ صاحب مکان ۱۱ میں کلیم اللہ شاہ کے کمرہ میں چائے پلانے کے لئے لے گئے تھے۔ جب صفی اللہ چائے کے متعلق باورچی خانہ میں گئے۔ تو وہ لڑکیوں کے ساتھ جوان کے ساتھ تھیں ڈانس کرنے لگ گئے۔ صفی اللہ نے واپس آکر ان کو روک دیا۔

اس دوران میں بشیر احمد اختر نے اس کمرہ میں آکر دیکھا اور واپس جاکر حامد صاحب کی بیوی سے ذکر کیا کہ اندر ڈانس ہو رہا ہے اور غلط بیانی یا غلط فہمی سے یہ بھی کہا کہ حضرت صاحب کے رشتہ دار ڈانس کر رہے ہیں۔

جس وقت کا یہ واقعہ ہے اس وقت میں طاہر کلیم وغیرہ ابھی عید کے کام سے فارغ نہیں ہوئے تھے ہم لوگ چار بجے کے بعد عید کی جلسہ گاہ سے فارغ ہو کر نکلے کلیم اللہ شاہ کو جب یہ واقعہ ہوا ہے علم بھی نہیں ہوا۔

۲۔ بشیر احمد اختر کو میں ذاتی طور پر نہیں جانتا۔ ان سے مشن میں آنے پر میری ملاقات ہے۔ عید کے روز ایک میز پر کھانا کھلانے کی ڈیوٹی بھی تھی۔ اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں۔ کبھی کبھی چندہ بھی دیا ہے۔ مشن کی وجہ سے مجھے ان سے اتنی ہی واقفیت ہے۔ جو ایک عام جماعت کے ممبر سے ہو سکتی ہے ذاتی طور پر مجھے ان سے کوئی تعلق نہیں۔

خاکسار محمود احمد ناصر

(پرائیویٹ سیکرٹری)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۵